

## 48979-مسافر کو مشقت نہ بھی ہو تو وہ نماز قصر کرے گا

### سوال

قصر میں کیا چیز معتبر ہے، مشقت کا ہونا یا کہ صرف سفر کی موجودگی؟

### پسندیدہ جواب

نماز قصر کرنے کے لیے سفر معتبر ہے، چاہے مشقت ہو یا نہ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قصر کے حکم کو سفر پر معلن کیا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اُر جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر تم ڈر کہ کافر تھیں فتنہ میں ڈالیں گے، یقیناً کافر تھا مارے کھلے دشمن ہیں﴾۔ النساء (101)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”سفر کی نمازوں کو کعت ہے“

سنن نسائی حدیث نمبر (1420) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدمی نماز معاف کر دی ہے“

سنن نسائی حدیث نمبر (2275) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ : مقیم شخص (جو مسافر نہیں) کے لیے نماز قصر کرنی جائز نہیں، چاہے اسے پوری نمازاً کرنے میں مشقت بھی ہو اس کی دلیل یہ ہے کہ حکم کو سفر کے ساتھ معلن کیا گیا ہے نہ کہ مشقت کے ساتھ

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر کوئی انسان لبی مسافت کا ہوائی جاہز کے ذریعہ سفر کرے لیکن یہ سفر دو گھنٹے یا اس سے بھی کم میں طے ہو جاتا ہے تو کیا یہ مسافر نماز قصر کرے گا، اور رمضان میں روزہ افطار کر سکتا ہے یا نہیں؟

اور اسی طرح ایک انسان گاڑی کے ذریعہ تقریباً دو سو میل یا اس سے زیادہ مثلاً رحمائی لھنڈوں میں طے کرتا اور شام کو واپس اپنے گھر لوٹ آتا اور نماز قصر کرتا ہے تو کیا یہ قصر کرنی جائز ہے یا کہ نہیں؟ لیکن اگر سفر کی مشقت اور تھکاوٹ ہو تو پھر قصر کرے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"جتنی مسافت کا سوال کا ذکر ہوا ہے مسافر کے لیے اس میں نماز قصر کرنی اور اسی مسافت میں روزہ افطار کرنے کی رخصت ہے، چاہے وہ مسافت کم وقت یا زیادہ میں طے کی جائے، ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقت لگے، اور چاہے اسے مشقت ہو یا نہ، کیونکہ سفر کی شان ہی مشقت ہے، چاہے بالفعل مشقت نہ بھی ہوتی ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر رحمت اور فضل ہے" احمد

دیکھیں: فتاوی الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (127/8).

واللہ اعلم.